اندراج نمبر: 4-063

فتوی نمبر: 062/33

میڈیکل کے اعتبار سے صحیح ہونے کے باوجود اولاد نہ ہو تو کسی کے بچے کو گود لے سکتے ہیں؟

میری شادی کو 15 سال ہو چکے ہیں، لیکن ابھی تک اولاد نہیں ہوئی، میڈیکل کے اعتبار سے ہم دونوں میاں بیوی ٹھیک ہیں، بس اللہ کریم کا حکم نہیں ہوا ابھی تک، تو ایسی صورتِ حال میں، میں اپنی بہن کی بیٹی کو گود لے سکتا ہوں؟

محمد صادق، اسلام آباد

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الجواب حامدًا و مصلّیًا ومسلّمًا

صورتِ مسئولہ میں آپ اپنی بہن کی بیٹی کو گود لینا چاہتے ہیں، تو اس میں کوئی حرج نہیں ہے، (اللہ تعالیٰ آپ کو اپنی صلبی اولاد عطا فرمائیں!) لیکن ساتھ ساتھ یہ بات یاد رہے کہ کسی کی اولاد کو گود لینے سے اس پر نسبی احکام ثابت نہیں ہوتے؛ اس لئے جس بچی کو آپ گود لیں گے اس کی نسبت اس کے نسبی باپ کی طرف ہی ہوگی، جہاں کہیں ولدیت کا خانہ ہوگا، تو وہاں اس کے نسبی باپ کا نام لکھنا ہوگا، اسی طرح اس بچی اور آپ کے درمیان وراثت بھی نہیں چلے گی، لہذا نہ وہ آپ کی وارث ہوگی اور آپ اس کے وارث ہوں گے۔

اسی طرح جب آپ کی اپنی اولاد ہوگی تو اس بچی کا آپ کے بیٹوں سے پردہ اور اس طرح کے دیگر احکام لازم ہوں گے۔ ہاں! اگر آپ کی بیوی اس کو مدتِ رضاعت (اڑھائی سال کی عمر) کے اندر اندر دودھ پلادے تو پردہ ودیگر احکام تو لاگو نہیں ہوں گے، مگر پھر بھی وہ وراثت کی حقدار نہیں ہوگی، البتہ! زندگی میں اگر کوئی چیز گفٹ کریں اور وہ چیز قابلِ تقسیم ہو، تو تقسیم کرکے اپنی ملکیت سے جدا کرکے وہ چیز مالک و قابض بنا کر اسے دے دیں، تو وہ اس چیز کی مالک ہو جائے گی۔

(جاری ہے۔۔۔)

لما جاء في «التنزيل»:

وَمَا جَعَلَ أَدْعِيَآءَكُمْ أَبْنَآءَكُمْۚ ذَٰلِكُمْ قَوْلُكُم بِأَفْوَٰهِكُمْۖ وَٱللَّهُ يَقُولُ ٱلْحَقَّ وَهُوَ يَهْدِى ٱلسَّبِيلَ ٱدْعُوهُمْ لِءَابَآئِهِمْ هُوَ أَقْسَطُ عِندَ ٱللَّهِۚ (سورة الأحزاب، آية: ٤، ٥)

وفي «أحكام القرآن» للجصاص:

وقوله تعالى: «ذَٰلِكُمْ قَوْلُكُم بِأَفْوَٰهِكُمْۖ» يعني: أنه لا حكم له، وإنما هو قول لا معنى له ولا حقيقة.

وقوله تعالى: «ٱدْعُوهُمْ لِءَابَآئِهِمْ...» فيه إباحة إطلاق اسم الأخوَّة، وحظر إطلاق اسم الأُبوَّة من غير جهة من النسب.

(سورة الأحزاب: ٣/ ٤٦٤، ط: دار ا لكتب العلمية)

وفي «صحيح البخاري»:

عن سعد رضي الله تعالى عنه قال: سمعت النبي ﷺ يقول: «مَن ادَّعٰى إلى غير أبيه وهو يعلم أنه غير أبيه فالجنة عليه حرام».

(كتاب الفرائض، باب مَن ادَّعٰى إلى غير أبيه: ١٦٩٩، رقم: ٦٧٦٦، ط: دار الفكر، بيروت)

وفي «الدر» مع «التنوير»:

(...و) يثبت (أُبوَّة زوج مرضعة) إذا كان (لبنها منه، له) وإلا لا، كما سيجيء، (فيحرم منه) أي:بسببه (ما يحرم من النسب).

(كتاب النكاح، باب الرضاع: ٤/ ٣٩٢، ٣٩٣، ت: عبد المجيد طُعمة، ط: مكتبة رشيدية، كويته)

(جاری ہے۔۔۔)

وفي «الدر» أيضًا:

(وينظر الرجل من الرجل)... (ومن محرمه) هي مَن لا يحل له نكاحها أبدًا بنسب أو سبب، ولو بزنا (إلى الرأس والوجه والصدر والساق والعضد إن أمِن شهوته) وشهوتها أيضًا.

(كتاب الحظر والإباحة، فصل في النظر والمس: ٩/ ٦٠٢-٩٠٥، ت: عبد المجيد طُعمة، ط: مكتبة رشيدية، كويته)

ـــ والله تعالى أعلم بالصواب

محمد زاهد بن محمد رمضان

المتخصص في الإفتاء وعلوم الحديث

معهد عثمان بن عفان

1437/12/19هـ=2016/09/22م